بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام

النور والضیاء فی احکام بعض الاسماء

حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پروگریسو بکس

Marfat.com

بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام

النور والضیاء

فی احکام بعض الاسماء

اعلیحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پروگریسو بکس ۴۰۔بی، اردو بازار لاہور

Marfat.com

نام کتاب ———— بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام

مصنف ———— اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی

ناشر ———— میاں شہباز رسول

پرنٹرز ———— گنج شکر پرنٹرز لاہور

قیمت ———— ۵/ روپے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

علماء دین و مفتیان شرع متین دریں مسئلہ چہ می فرمایند کہ بعض شخص اس طرح نام رکھتے ہیں۔ علی جان ' نبی جان ' محمد جان ' محمد نبی ' احمد نبی ' نبی احمد ' محمد یٰسین ' محمد طٰہٰ 'غفور الدین ' غلام علی ' غلام علی ' غلام حسین ' غلام غوث ' غلام جیلانی ' ہدایت علی۔ پس اس طرح کے نام رکھنا جائز ہیں یا نہیں ؟

مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے اپنے فتاویٰ میں ہدایت علی نام رکھنا ناجائز بتایا ہے۔ اس میں حق کیا ہے ؟ بینوا و توجروا

شوکت علی فاروقی عفی عنہ

۶ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ

Marfat.com

الجواب

محمد نبی ' نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بے شمار درودیں یہ الفاظ کریمہ حضور ہی پر صادق اور حضور ہی کو زیبا ہیں ۔ افضل صلوات اللہ واجل تسلیمات اللہ علیہ وعلی الہ دوسرے کے یہ نام رکھنا حرام ہیں کہ ان میں حقیقتاً ادعائے نبوت نہ ہونا مسلم ورنہ خالص کفر ہوتا مگر صورت ادعائے ضرور ہے ۔ ۲ اور وہ بھی یقیناً حرام و محظور ہے ۔

اور یہ زعم کہ اعلام میں معنی اول ملحوظ نہیں ہوتے نہ شرعاً مسلم نہ عرفاً مقبول ۴ معنی اول مرادنہ ہونے میں شک نہیں مگر نظر سے محض ساقط ہونا بھی غلط ہے احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکثرت اسماء جن کے معنی اصلی ۱ کے لحاظ سے کوئی برائی تھی تبدیل فرما دیئے ۔ جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے (ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلمہ کان یغیر الاسم القبیح) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ برے نام کو بدل دیتے ۔

سنن ابی داؤد میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاصی ۲ و عزیز و عتلہ و شیطان و حکم و غراب و حباب و شہاب نام تبدیل فرما دیئے ۔ **قال ترکت اسانید ھا لا ختصارا** ۳ حرم کا نام بدل کر زرعہ رکھا ۔ رواہ عن اسامتہ بن اخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا ۔ رواہ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا **لاتز کوا انفسکم اللہ اعلم باھل البر منکم** اپنی جانوں کو آپ اچھا نہ بتاؤ خدا خوب جانتا ہے کہ تم میں نیکوکار کون ہے (برہ کے معنی تھے زن نیکوکار اسے خود ستائی بتا کر تبدیل فرمایا) رواہ مسلم عن زینب بنت ابی سلمتہ رضی اللہ عنہا اور ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **انکم تدعون یوم القیمتہ با سما**

Marfat.com

نکم واسماء اٰبائکم فاحسنوا اسماء کم بیشک تم روز قیامت اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔ رواہ احمد و ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ بسند جید اگر اصلی معنی بالکل ساقط النظر ہیں تو فلاں نام اچھا فلاں برا ہونے کے کیا معنی اور تبدیل کی کیا وجہ اور خود ستائی کہاں مسمی پر دلالت کرنے میں سب یکساں مع ہذا انہیں لوگوں سے پوچھ دیکھے کیا اپنی اولاد کا نام شیطان ملعون رافضی خبیث خوک (سور) وغیرہ رکھنا گوارا کریں گے ہرگز نہیں تو قطعاً معنی اصلی کی طرف لحاظ باقی ہے پھر کس منہ سے اپنے آپ اور اپنی اولاد کو نبی کہتے کہلواتے ہیں۔ کیا کوئی مسلمان اپنا یا اپنے بیٹے کا رسول اللہ یا خاتم النبیین یا سید المرسلین نام رکھنا روا رکھے گا۔ حاشا وکلا پھر محمد نبی 'احمد نبی' نبی احمد کیونکر روا ہو گیا یہاں تک کہ بعض خدا نا ترسوں کا نام نبی اللہ سنا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کیا رسالت و ختم نبوت کا ادعا حرام ہے اور نری نبوت کا حلال مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسے ناموں کو تبدیل کر دیں

چہ پسند و خرد جان فروز
تاج شہی بر سرک کفش دوز

عجیب نہیں کہ ایسی علیل تاویل ذلیل تخیل والے شدہ شدہ اللہ عزوجل یا اللہ العالمین نام رکھنے لگیں کہ آخر علم میں اصلی معنی تو ملحوظ نہیں والعیاذ باللہ رب العلمین۔ اور نہ بھی رکھیں تو اس نام رکھنے کا جواز تو انہیں خواہی نخواہی ماننا ہوگا۔ جو تقریر محمد نبی کے جواز میں گڑھیں گے بعینہ وہی اللہ عزوجل نام رکھنے کے جواز میں جاری ہو گی۔ اصلی معنی وہاں مراد نہیں تو یہاں بھی نہیں وہ بے لحاظ معنی محض تبرکا رکھا گیا کہ نبی کے نام میں برکت ہے تو یہ بے لحاظ معنی تبرکا کیوں نہ جائز ہو گا آخر نام الٰہی میں نام نبی سے زیادہ ہی برکت ہے ولا حول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم یونہی نبی جان نام رکھنا نامناسب ہے اگر جان ایک کلمہ جداگانہ بنظر محبت زیادہ کیا ہوا جانیں جیسا کہ غالب یہی ہے جب تو ظاہر کہ ظاہر ادعائے نبوت ہوا اور اگر ترکیب مقلوب سمجھیں یعنی جان نبی تو یہ تزکیہ و خود ستائی میں بڑھ سے ہزار درجے

Marfat.com

زائد ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پسند نہ فرمایا یہ کیونکر پسند ہو سکتا ہے یہاں تبدیل میں کچھ بہت خرچ بھی نہیں ایک (ہ) بڑھانے میں گناہ سے بچ جایئے گا اور اچھا خاصہ جائز نام پایئے گا۔ محمد نبیہ ' احمد نبیہ' نبیہ احمد' نبیہ جان کہا اور لکھا کیجئے۔ نبیہ بمعنی بیدار ہوشیار ہے یوں ہی یٰسین و طٰہٰ نام رکھنا منع ہے کہ اسمائے الٰہیہ و اسمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں کیا عجب کہ ان کے وہ معنی ہوں جو غیر خدا اور رسول میں صادق نہ آسکیں تو ان سے احتراز لازم جس طرح نامعلوم المعنی رقیہ منتر جائز نہیں ہوتا کہ مبادا کسی شرک و ضلال پر مشتمل ہو۔ امام ابوبکر ابن العزلی کتاب احکام القرآن میں فرماتے ہیں

۱۔ روی شھب عن مالک لایتسمی احد یس لانہ اسم اللہ تعالیٰ وھو کلام بدیع و ذالک ان العبد یجوزلہ ان یسمی باسم الرب اذا کان لہ معنی منہ کعالم و قادر و انما منع مالک من التسمیتہ بھذا الاسم لانہ من الاسما التی لایدری ماسعنا ھافر بما کان ذالک معنی ینفرد بہ الرب تعالیٰ فلا ینبغی ان یقدم علیہ من لایعرف لمافیہ من الخطر فا قتضی النظر المنع منہ

علامہ شہاب الدین احمد خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں اسے نقل کرکے فرماتے ہیں۔ "وھو کلام نفیس"

فقیر نے اس ہامش (حاشیہ) پر لکھا

۔ قد کان ظھرلی المنع عنہ لعین ھذا المعنی لکن نظرا الی انہ اسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا ندری معناہ فلعل لہ معنی لایصح فی غیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ ولعل ھذا اولی مما تقدم لان کونہ اسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اظھر واشھر فلا یکون لہ معنی ینفرد بہ الرب عز وجل واللہ تعالیٰ اعلم

بعینہ یہی حال اسم طٰہٰ کا ہے۔۔ والبیان البیان و الدلیل الدلیل لفظ پاک محمد ان میں شامل کر دینا ممانعت کی تلافی نہ کرے گا کہ یٰسین و طٰہٰ اب بھی نامعلوم المعنی ہی رہے اگر وہ معنی مخصوص بذات اقدس ہوئے تو محمد ملانا ایسا ہو گا کہ

Marfat.com

کسی کا نام رسول اللہ نہ رکھا محمد رسول للہ رکھا یہ کب حلال ہو سکتا ہے **وھذا کلہ ظاھر جدا** یوں ہی غفور الدین بھی سخت قبیح و شنیع ہے غفور کے معنی مٹانے والا۔ چھپانے والا۔ اللہ عز و جل غفور ذنوب ہے یعنی اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے ذنوب مٹاتا عیوب چھپاتا ہے تو غفور الدین کے معنی ہوئے دین کا مٹانے والا یہ ایسا ہوا جیسے شیطان کا نام رکھنا جسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبدیل فرما دیا یا دین پوش تقیہ کوش یہ ایسا ہوا جیسے رافضی کا نام رکھنا۔

بہرحال شدید شناعت پر مشتمل ہے اس سے تو عاصیہ نام بہت ہلکا تھا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تغییر فرما دیا کہ معاصی کا عرفاً اطلاق اعمال تک ہے اور دین پوشی کی بلا ملت و عقائد پر و العیاذ باللہ رب العالمین حدیث میں ہے۔ **الفال موکل بالمنطق** ۔ بعض برے ناموں کی تبدیل کا یہی منشا تھا **کما ارشد الیہ غیر ما حدیث** مولانا علی قاری مرقاۃ میں نقل فرماتے ہیں۔

ان الاسماء تنزل من السماء نام آسمان سے اترتے ہیں یعنی غالباً اسم و مسمی میں کوئی مناسبت غیب سے ملحوظ ہوتی ہے اہل تجربہ نے کہا ہے۔ ع

مزن فال بد کا ورد حال بد :- **اللھم احفظنا و ارحمنا۔**

فقیر نے بچشم خود ایسے قبیح ناموں کا سخت برا اثر پڑتے دیکھا ہے بھلے چنگے سنی صورت کو آخر عمر میں دین پوش ناحق کوش ہوتے پایا ہے۔

۔ نسال اللہ العفو وا العافیتہ اللھم یا قوی یا قدیر یا رحمن یا رحیم یا عزیز یا غفور صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا محمد والہ وصحبہ و ثبتنا علی دینک الحق الذی ارتضیتہ لا نبیائک ور سلک و ملا ئکتک حتی نلقاک بہ وعا فنا من البلاء و البلوی و الفتن ماظھر منھا وما بطن وصل وسلم و بارک علی سیدنا محمد والہ اجمعین وارحم عجزنا ولا تفتنا بھم یا ارحم الرحمین امین والصلوہ والسلام علی الشفیع الکریم والہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

اور ایک سخت آفت یہ ہوتی ہے کہ ایسے قبیح نام والے اپنے نام کے ساتھ

Marfat.com

حسب رواج نام پاک محمد ملا کر لکھتے کہتے اور اسی کی اوروں سے طمع رکھتے ہیں اگر کوئی خالی ان کا نام بے نام اقدس لکھے تو گویا اپنی حقارت جانتے اور آدھا نام لینا سمجھتے ہیں

حالانکہ ایسے برے معنی کے ساتھ اس نام پاک کا ملانا خود اس نام کریم کے ساتھ گستاخی ہے ۔ ۱ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رہے کہ ان امور کی طرف اسی کو التفات و تنبہ عطا فرماتے ہیں جسے ایمان و ادب سے حصہ وافیہ بخشتے ہیں۔ وللہ الحمد اسی بناء پر فقیر کبھی جائز نہیں رکھتا کہ کلب علی، کلب حسین، کلب حسن، غلام علی، غلام حسین، غلام حسن، غلام جیلانی و امثال ذالک کے اسماء کے ساتھ نام پاک ۔ ۲ ملا کر کہا جائے الهم ارزقنا حسن الادب و نجنا مورثات الغضب امین۔

چودہ (۱۴) نام کہ سائل نے پوچھے ان میں سے یہ سات ناجائز و ممنوع ہیں باقی سات میں حرج نہیں۔ علی جان، محمد جان کا جواز تو ظاہر کہ اصلی نام علی و محمد ہے اور جان بنظر محبت زیادہ اور حدیث سے ثابت کہ محبوبان خدا انبیاء و اولیاء علیہم الصلوہ والثنا کے اسمائے طیبہ پر رکھنا مستحب ہے ۔ ۱ جب کہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو اور محمد و احمد ناموں کے فضائل میں احادیث کثیرہ عظیمہ جلیلہ وارد ہیں۔ حدیث (۱) صحیحین و مسند احمد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں حضرت انس (۲) صحیحین و ابن ماجہ میں حضرت جابر (۳) معجم کبیر طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی۔ میرے نام پاک پر نام رکھو۔

حدیث (۴) ابن عساکر و حافظ حسین بن احمد عبداللہ بن بکیر حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من ولد لہ مولود فسماہ محمد احبالی و تبرکا باسمی کان ھو ومولودہ فی الجنۃ جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔ امام خاتم الحفاظ جلال الملتہ والدین سیوطی فرماتے ہیں۔ ھذا امثل حدیث ورد فی ھذا الباب و اسنادہ حسن

Marfat.com

جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے

۔ ونازعہ تلمیذہ الشامی بمار دہ العلامتہ الزرقانی فراجعہ ۔

حدیث (۵) حافظ ابو طاہر سلفی و حافظ ابن بکیر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کیے جائیں گے حکم ہو گا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے الٰہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا رب عز وجل فرمائے گا .. ادخلا الجنتہ فانی الیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمہ احمد و لا محمد جنت میں جاؤ میں نے حلف فرمایا ہے ۔ کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا ۔ یعنی جب کہ مومن ہو اور مومن عرف قرآن و حدیث و صحابہ میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کمانص علیہ الائمتہ فی التوضیح وغیرہ ورنہ بد مذہبوں کے لئے تو حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں ان کا کوئی عمل قبول نہیں بدمذہب اگرچہ حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزو جل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور اسے جہنم میں ڈالے ۔ یہ حدیثیں دار قطنی و ابن ماجہ و بیہقی وابن الجوزی وغیرہم نے حضرت ابو امامہ و حذیفہ و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیں اور فقیر نے اپنے فتاوے میں متعدد جگہ لکھیں تو محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار جن کا مسلک کفر قطعی کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے ۔

حدیث (۶) ابو نعیم حلیتہ الاولیاء میں حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ۔

قال اللہ تعالیٰ و عزو جل و عزتی وجلالی لا عذبت احدا تسمی باسمک فی النار رب عز وجل نے مجھ سے فرمایا اپنی عزت وجلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا ۔

Marfat.com

حدیث (۷) حافظ ابن بکیر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

حدیث (۸) دیلمی مسند الفردوس میں موقوفا راوی کہ مولیٰ علی فرماتے ہیں۔

(۹) ابن عدی کامل اور ابوسعد نقاش بسند صحیح اپنے معجم شیوخ میں روای کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ **ما اطعم طعام علی مائدہ ولا جلس علیھا و فیھا اسمی الا و قد سوا کل یوم** مرتین جس دسترخوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد یا احمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کئے جائیں۔ حاصل یہ کہ جس گھر میں ان پاک ناموں کا کوئی شخص ہو۔ دن میں دوبار اس مکان میں رحمت الٰہی کا نزول ہوا لہٰذا حدیث امیر المومنین کے لفظ یہ ہیں۔ ۱

ما من مائدہ وضعت فحضر علیھا من اسمہ احمد و محمد الا قدس اللہ ذالک المنزل کل یوم مرتین۔

حدیث (۱۰) ابن سعد طبقات میں عثمان عمری مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں **ماضر احد کم لو کان فی بیتہ محمد و محمد ان و ثلثہ** تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ ولہٰذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقے میں صرف محمد نام رکھا پھر نام اقدس کے حفظ آداب اور باہم تمیز کے لئے عرف جدا مقرر کئے بحمد اللہ تعالیٰ فقیر کے ۱۔ پانچ محمد اب موجود ہیں۔ ۲ سلمھم اللہ تعالیٰ و عافاھم والی مدراج الکمال رقاھم اور پانچ سے زائد اپنی راہ گئے۔ ۳ **جعلھم اللہ لنا اجراد ذخرا و فرطا برحمتہ و بغر اسم محمد عندہ امین۔**

حدیث (۱۱) طرانفی وابن الجوزی امیر المومنین مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الا سنے سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ **ما اجتمع قوم قط فی مشورۃ و فیھم رجل اسمہ محمد لم ید خلوہ فی مشورتھم الا لم یبارک لھم فیہ**

Marfat.com

جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لئے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے۔

حدیث (۱۲) طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں **من ولد له ثلثة ولا دفلم يسم احدا منهم محمد القد جهل** جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں کسی کا نام محمد نہ رکھے ضرور جاہل ہے۔

حدیث (۱۳) حاکم و خطیب تاریخ اور دیلمی مسند میں امیرالمومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں **اذا اسمیتم الولد محمدا فاکر موہ وا و سعوالہ فی المجلس ولا تقبحوالہ وجھا** جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔

حدیث (۱۴) بزار مسند میں حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ **اذا سمیتم محمد افلا تضربوہ ولا تحرموہ** جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم کرو۔

حدیث (۱۵) فتاوی امام شمس الدین سخاوی میں ہے ابو شعیب حرانی نے امام عطا (تابعی جلیل الشان استاذ امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کی **من ارادان یکون حمل زوجتہ ذکرا فلیضع یدہ علی بطنھا ولیقل ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمد ا فانہ یکون ذکرا**۔ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے **ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمد ا** اگر لڑکا ہے تو میں اس کا نام محمد رکھا انشاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہوگا۔ سیدنا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں **ما کان فی اھل بیت اسم محمد الا کثرت**

Marfat.com

برکتہ جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے ذکرہ المناوی فی شرح التیسیر تحت الحدیث العاشر والزرقانی فی شرح المواہب بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انہیں اسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔

غلام علی، غلام حسین، غلام غوث، غلام جیلانی اور ان کے امثال تمام نام جن میں اسمائے محبوبان خدا کی طرف اضافت لفظ غلام ہو ان سب کا جواز بھی قطعاً بدیہی۔ فقیر غفرلہ تعالٰی نے اپنے فتاویٰ میں ان ناموں پر ایک فتویٰ قدرے مفصل لکھا اور قرآن و حدیث اور خود پیشوایان وہابیہ کے اقوال سے ان کا جواز ثابت کیا اللہ عز وجل فرماتا ہے ویطوف علیھم غلمان لھم کانھم لؤلؤ مکنون ان پر ان کے غلام گشت کرتے ہونگے گویا وہ موتی ہیں محفوظ رکھے ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لایقولن احدکم عبدی کلکم عبید اللہ ولکن لیقل غلامی ھذا مختصر، ہرگز تم میں کوئی اپنے مملوک کو یوں نہ کہے کہ میرا بندہ تم سب خدا کے بندے ہو ہاں یوں کہے کہ میرا غلام۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ وہابیہ کے شرک ہمیشہ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ کہ خود قرآن و حدیث میں بھرے ہوتے ہیں۔ خدا اور رسول تک ان شرک دوستوں کے حکم شرک سے محفوظ نہیں۔

والعیاذ باللہ رب العلمین مزہ یہ ہے کہ لفظ غلام کی اسمائے الٰہیہ جل و علا کی طرف اضافت خود ممنوع ہے اللہ کا غلام نہ کہا جائے گا کہ غلام کے معنی حقیقی پسر ہیں ولہٰذا عبید کو شفقتہً عربی میں غلام اردو میں چھوکرا کہتے ہیں۔

سیدی ملا عارف باللہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں زیر حدیث مذکورہ فرماتے ہیں۔ (ولکن لیقل غلامی و جاریتی و فتائی وفتاتی) مراعاۃ لجانب الادب فی حق اللہ تعالٰی لا نہ یقال عبد اللہ وامۃ اللہ و لا یقال غلام اللہ و جاریۃ اللہ ولا فتی اللہ ولا فتاۃ اللہ اھ باختصار سبحان اللہ یہ عجیب شرک ہے جو خود

Marfat.com

حضرت عزت کے لئے روا نہیں بلکہ اس کے غیر ہی کی لئے خاص ہے مگر ہے یہ کہ وہابیہ کے دین فاسد میں محبوبان خدا کا نام ذرا اعزاز و تکریم کی نگاہ سے آیا اور شرک نے موئنھ پھیلایا پھر چاہے وہ بات خدا کے لئے خاص ہونا درکنا خدا کے لئے جائز بلکہ متصور ہی نہ ہو آخر نہ دیکھا کہ ان کے پیشوانے تقویۃ الایمان میں قبر پر شامیانہ کھڑا کرنا مور چھل جھلنا شرک بتا دیا۔ اور اسے صاف صاف ان باتوں میں جو خدا نے اپنی تعظیم کے لئے خاص کی ہیں گنا دیا یعنی اس کے معبود نے کہہ دیا ہے کہ میری ہی قبر پر شامیانہ کھڑا کرنا میری ہی تربت کو مور چھل جھلنا ولا حول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم آخر نہ سنا کہ ان کے طائفہ غیر مقلدان کے اب نئے پیشوا صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی آنجہانی اپنے رسالہ کلمتہ الحق میں لکھ گئے۔ ع

جو غلام آفتابم ہم از آفتاب گویم

خدا کی شان غلام محمد، غلام علی، غلام حسین، غلام غوث تو معاذ اللہ شرک و حرام اور غلام آفتاب ہونا یوں جائز و بے ملام۔ حالانکہ ترجمہ کیجئے تو جیسا فارسی میں غلام آفتاب ویسا ہی عربی میں مشرکین عرب کا نام عبد شمس ہندی میں کفار کا نام سورج داس زبانیں مختلف ہیں اور حاصل ایک ولا حول و لا قوہ الا باللہ العلی العظیم ہدایت علی کا جواز بھی ویسا ہی ظاہر و باہر جس میں اصلاً عدم جواز کی بو نہیں وہابیہ خذلھم اللہ تعالٰی کہ محبوبان خدا کے نام سے جلتے ہیں آج تک ان کے کبرا نے بھی اس میں کلام نہ کیا البتہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کے مجموعہ فتاوی جلد اول ص ۲۶۴ میں اس نام پر اعتراض دیکھا گیا اول کلام میں تو صرف خلاف اولی ٹھہرایا تھا آخر میں ناجائز و گناہ قرار دے دیا حالانکہ یہ محض غلط ہے۔

اس کا خلاصہ عبارت یہ ہے۔

استفتاء کسے نام خود ہدایت علی می داشت بایہام اسمائے شرکیہ تبدیل نمودہ ہدایت العلی نہاد شخصے برآن معترض شد کہ لفظ ہدایت مشترک ست بین معنیین ارا ۃ الطریق و ایصال الی المطلوب و ہکذا لفظ علی بغیر الف ولام مشترک است بین

Marfat.com

اسمائے الہیہ و حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ ۔ مجیب گفت دریں صورت تائید من ست چہ ہرگاہ لفظ ہدایت و علی مشترک شدبین معنیین پس چہارا احتمال می شود یکے ازاں از ہدایت معنی اول واز علی اللہ عز و جل شانہ دوم از ہدایت معنی ثانی واز علی جل جلالہ سوم از ہدایت معنی اول واز علی حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۔ چہارم از ہدایت معنی ثانی واز علی حضرت علی پس سہ احتمال اول خالی از ممانعت شرعیہ ہستند البتہ رابع خالی از ممنوعیت نیست چہ درجملہ اسمائے شرکیہ مفہوم میشود پس ہر اسم کہ دائر شود بین اسمائے شرکیہ و عدمہ احتراز ازاں لابدی ست بلکہ واجب و اگر کسے بر اسم متنازع فیہ قیاس نمودہ بر عبد اللہ شرک ثابت کند یا یا علی گفتن ممانعت نماید آیا قیاس او صحیح ست یا نہ بینوا توجروا ۔

ہوالمصوب لفظ علی کہ از اسمائے الہیہ است الف لام برآن زائد میشود برائے تعظیم چنانکہ درالفضل والنعمان وغیرہ بر لفظ علی کہ از اسمائے مرتضی ست لام داخل نمی شود بناء علیہ ہدایت العلی اولی ست از ہدایت علی چہ در اولی اشتباہ اضافت ہدایت بسوے علی مرتضی نیست و در صورت ثانیہ بسبب اشتراک لفظ ہدایت بحسب استعمال و اشتراک لفظ علی اشتباہ امر ممنوع موجود ودراسامی از ہیچو اسم کہ ایہام مضمون غیر مشروع سازد احتراز لازم بہمیں سبب علماء از تسمیہ بعبد النبی وغیرہ منع ساختہ اند واما در عبداللہ وغیرہ پس ایہام امر غیر مشروع نیست و ہمچنیں دریا علی ہرگاہ مقصود ندائے پروردگار باشد نزاعی نیست حررہ ابو الحسنات عبدالحیٔ ۔

اقول یہ جواب سخت عجب عجائب ہے ۔ ا بتسلوک مزلا بل یساوی مزلا اولاً اس تمام کلام مختل النظام کا مبنی ہی سرے سے پاور ہوا ہے ممنوع ایہام ہے نہ مجرد احتمالی ولو سخیفا بعیدا ایہام و احتمال میں زمین و آسمان کا فرق ہے ایہام میں تبادر درکار ہے ذہن اس معنی ممنوع کی طرف سبقت کرے نہ یہ کہ شکوک محتملہ عقلیہ میں کوئی شق معنی ممنوع کی بھی نکل سکے تلخیص میں ہے ۔ ا الایہام ان یطلق لفظ لہ معنیان قریب و بعید و یراد بہ البعید علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف کتاب التعریفات میں فرماتے ہیں ۔ ۲ الایہام و یقال لہ التخییل ایضا وھو

Marfat.com

ان یذکر لفظ له معنیان قریب و غریب فاذ اسمعه الانسان سبق الی فهمه القریب و
مراد المتکلم الغریب واکثر المتشابهات من هذا الجنس ومنه قوله تعالی
والسموات مطویات بیمینه مجرد احتمال اگر موجب منع ہو تو عالم میں کم کوئی کلام منع
و طعن سے خالی رہے گا زید آیا گیا اٹھا بیٹا عمرو نے کھایا پیا کہا سنا۔ مجیب صاحب نے
سوال دیکھا جواب لکھا وغیرہ وغیرہ سب افعال اختیاریہ کی اسناد دو معنی کو متحمل۔ ایک
یہ کہ زید و عمرو مجیب نے اپنی قدرت ذاتیہ مستقلہ تامہ سے یہ افعال کئے دوسری
قدرت عطائیہ ناقصہ قاصرہ سے اول قطعاً شرک ہے لہٰذا ان اطلاقات سے احتراز لازم
ہو جائے گا اور یہ بداہتہ قطعاً اجماعاً باطل ہے۔ فاضل مجیب نے بھی عمر بھر اپنے
محاورات روزانہ میں ایسے ایہامات شرک برتے اور ان کے تصانیف میں ہزار در ہزار
ایسے شرک بالا یہام بھرے ہوں گے۔ جانے دیجئے نماز میں **وتعالی جدک** تو شاید
آپ بھی پڑھتے ہوں ۔ ۔ ۱ جد کے دوسرے مشہور و معروف بلکہ مشہور تر معنی
یہاں کیسے صریح شدید کفر ہیں عجیب کہ اتنے بڑے کفر کا ایہام جان کر اسے حرام نہ
مانا تو بات وہی ہے کہ ایہام میں تبادر ۔ ۲ و سبقت و قرابیت درکار ہے اور وہی
ممنوع ہے نہ مجرد احتمال یہ فائدہ واجب الحفظ ہے کہ آج کل بہت جہلا ایہام احتمال
میں فرق نہ کرکے ورطہ غلط میں پڑتے ہیں۔

ثانیا: ایسی ہی نکتہ تراشیاں ہیں۔ تو صرف ہدایت علی پر کیوں الزام رکھئے مولی علی
کرم اللہ وجہہ کے نام پاک علی کو اس سے سخت شنیع کہئے وہاں تو چار احتمال سے ایک
میں آپ کو شرک نظر آیا تھا۔ یہاں برابر کا معاملہ نصفا نصف کا حصہ ہے علی کے دو
معنی ہیں علو ذاتی کہ بالذات ۔ ۱ للذات متعالی عن الاضافات ہو دوسرا اضافی کہ
خلق کے لئے ہے اول کا اثبات قطعاً شرک تو علی میں ایہام شرک ہدایت علی سے دونا
ٹھہرے گا۔ **ولاتقول بہ جاهل فضلا عن فاضل۔**

ثالثا: ایک علی ہی کیا جس قدر اسمائے مشترکہ فی اللفظ میں الخالق و المخلوق ہیں
جیسے رشید و حمید و جمیل و جلیل کریم و علیم و حلیم و رحیم وغیرہا سب کا اطلاق عباد پر

Marfat.com

ویسا ہی ایہام شرک ہو گا جو ہدایت علی کے ایہام سے دوچند رہے گا حالانکہ خود حضرت عزت نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں کسی کو ایک کسی کو دو نام اپنے اسمائے حسنٰی سے عطا فرمائے اور حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے طیبہ میں تو ساٹھ سے زیادہ آئے کہ **فصلہ العلماء فی المواہب وغیرھا** خود حضور اقدس اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا نام پاک حاشر بتایا صحابہ کرام و تابعین و آئمہ دین میں کتنے اکابر کا نام مالک تھا ان کے ایہاموں کو کہیئے درمختار وغیرہ معتمدات میں تصریح کی کہ ایسے نام جائز ہیں اور عباد کے حق میں دوسرے معنی مراد لئے جائیں گے نہ وہ جو حضرت حق کے لئے ہیں۔ ۱ **جاز التسمیۃ بعلی ورشید وغیرھما من الاسماء المشترکۃ ویراد فی حقنا غیر مابرا دلی حق اللہ تعالی** کیوں نہیں کہتے کہ ایسے نام بوجہ اشتراک ناجائز ہیں کہ دوسرے معنی شرک کا احتمال باقی ہے **ولا حول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم۔**

رابعا: سائل نے اپنی جہالت سے صرف عبداللہ میں شرک سے سوال کیا تھا۔ حضرت مجیب نے اپنی بنالت۔ ۲ سے وغیرہ بھی بڑھا دیا کہ اپنے نام نامی کو ایہام شرک سے بچالیں مگر جناب کی دلیل سلامت ہے تو اس ایہام سے سلامت بخیر ہے۔ عبدالحئ میں دو جزو ہیں اور دو دو معنی ایک عبد مقابل آلہ دوم **مقابل اقا قال اللہ تعالی و انکحو الا یامی منکم والصلحین من عباد کم واما نکم** دیکھو حق سبحانہ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا یوں ہی ایک ہی اسم الٰہی کہ حیات ذاتیہ 'ازلیہ 'ابدیہ 'واجبہ سے مشعراور دوسرا من و تو زید و عمرو سب پر صادق جس سے آیت کریمہ۔

۲ **تخرج الحی من المیت وغیرھا**

مظہراب اگر عبد بمعنی اول اور حی بمعنی دوم لیجئے قطعاً شرک ہے وہی چار صورتیں ہیں اور وہی ایک صورت پر شرک موجود پھر عبدالحئ ایہام شرک سے کیونکر محفوظ اس سے بھی احتراز لازم تھا۔ **بعینہ** یہی تقریر حضرت بابرکت فاضل کامل صحیح العقیدہ سنی مستقیم جناب **مستطاب** مولانا مولوی عبدالحلیم رحمتہ اللہ علیہ کے اسم

Marfat.com

سامی میں جاری ہو گی ملاحظہ ہو کہ یہ تشقیق و تدقیق کہاں تک پہونچی نسال اللہ السلامتہ فقیر کے نزدیک ظاہرا یہ پھڑکتی ہوئی برہان حضرت مجیب کو جناب سائل کے فیض سے پہونچی سائل نے ذکر کی مجیب نے بے غور کئے قبول کرلی ورنہ ان کا ذہن شاید ایسی دلیل ذلیل علیل کلیل کی طرف ہرگز نہ جاتا جس سے خود ان کا نام نامی بھی عادم الجواز ۔ ۱ ولازم الاحتراز قرار پاتا ۔

خامسا : یا علی کو فرمایا جاتا ہے ۔ کہ جب مقصود ندائے معبود تہ نزاع مفقود ۔ جی موجود اپنا قصد نہ ہونا ایہام و احتمال کا ۲ کیا وجہ یہاں بھی صاف دوسرا احتمال کافی کب ہو سکتا ہے ایہام تو کہتے ہی وہاں ہیں ۔ جہاں وہ معنی موہم مراد متکلم نہ ہوں ۔ تلخیص و تعریفات کی عبارتیں ابھی سن چکے اور اگر قصد پر مدار و اعتماد ہے تو ہدایت علی پر کیا ایراد ہے وہاں کب معنی شرک مقصود و مراد ہے ۔

سادسا : علی پر الف لام لانا کب ایسے شرک سے نجات دے گا علی علما پر لازم نہ آتا سہی صفتہ پر تو قطعا آ سکتا ہے اور وہ یقینا صفات مشترکہ سے ہے تو احتمال اب بھی قائم اور احتراز لازم بلکہ سراجیہ و تاتار خانیہ و منح الغفار وغیرہا سے تو ظاہر کہ العلی باللام نام رکھنا بھی روا ہے ۔ ردالمختار میں ہے ۔

۱ ۔ فی التاتارخانیۃ عن السراجیۃ التسمیۃ باسم یوجد فی کتاب اللہ تعالی کا العلی والکبیرو الرشید والبدیع جائزہ الخ ومثلہ فی المنح عنہا وظاھرہ الجواز ولو معرفاباال

سابعا :- جب گفتگو احتمال پر چل رہی ہے تو معنیین ایصال الی المطلوب وارات طریق میں تفرقہ باطل ۔ ایصال واراءت دونوں دو معنی خلق و تسبب پر مشتمل ۔بمعنی خلق دونوں مختص بحضرت احدیت ہیں کیا ارات ۔بمعنی خلق روئت غیر سے ممکن ہے اور ۔بمعنی سببیت دونوں غیر کے لئے حاصل ہیں کیا انبیاء سے ایصال ۔بمعنی سببیت فی الوصول نہیں ہوتا ۔ ۱ **فطاح التفرقتہ** وراح الشقشقتہ ہاں یوں کہتے کہ ادھر علی مشترک ادھر ہدایت خلق و تسبب دونوں میں مشتمل یوں چار

Marfat.com

احتمال ہوئے مگر اب یہ مصیبت پیش آئے گی کہ جس طرح ہدایت بمعنی خلق غیر خدا کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی بمعنی محض تسبب حضرت عزت جل جلالہ کی طرف نسبت نہیں پا سکتی ورنہ معاذاللہ اصل خالق و معطی دوسرا ٹھہرے گا اور اللہ عز وجل صرف سبب و واسطہ ووسیلہ ۔ ۱ اس کا پایہ شرک بھی اونچا جائے گا کہ وہاں تو تسویہ تھا یہاں اللہ سبحانہ پر تفضیل دینا قرار پائے گا ۔ علی پر لام لا کر اول کا علاج کر لیا اس دوم کا کہ اس سے بھی سخت تر ہے علاج کدھر سے آئے گا اب ایک لام نیا گڑھ کر ہدایت پر داخل کیجئے کہ وہ معنی خلق میں متعین ہو جائے اور احتمال تسبب اٹھ کر ایہام شرک وبدتراز شرک راہ نہ پائے ۔

ثامنا :- ایک ہدایت کیا جتنے افعال **مشترکۃ الاطلاق** ہیں سب میں اسی آفت کا سامنا ہو گا جیسے احسان و انعام ۔ ازلال و اکرام ۔ تعلیم وافہام تعذیب و ایلام ' عطا ومنع ' اضرار و نفع ' قہر و قتل ' نصیب و عزل وغیرہا کہ مخلوق کی طرف نسبت کیجئے تو معنی خلق موہم شرک اور خالق کی طرف تو معنی تسبب مشعر کفر ۔

بہرحال مفر کدھر اگر کہئے خالق عزوجل کی طرف نسبت ہی دلیل کافی ہے کہ معنی خلق مراد ہیں ۔ ہم کہیں گے مخلوق کی جانب اضافت ہی برہان وافی ہے کہ معنی تسبب مقصود ہیں و لہذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ امثال ۔ ۱ **انبت الربیع البقل و حکم علی الدھر** میں قائل کا موحد ہونا ہی قرینہ شافی ہے کہ اسناد مجاز عقلی ہے ۔

تاسعا :- اپنے (باآنکہ اسمائے الہیہ توقیفیہ ۔ ۲ ہیں اور خصوصاً آپ بہت جگہ صرف نہ وارد ہوئے نہ منقول ہونے کو حجت ممانعت جانتے ہیں) حق سبحانہ کا نیا نام مصوب ایجاد فرمایا ہر جواب کی ابتدا ہو المصوب سے ہوتی ہے یہ کب احتمال شنیع سے خالی ہے تصویب جس طرح ٹھیک بنام نیکو کہتے ہیں یوں ہی سر جھکانے کو اور مثلاً جو سر جھکائے بیٹھا ہو اسے مصوب اور دونوں معنی حقیقی ہیں تو آپ کے طور پر اس کلمے میں ایہام تجسیم ۔ ۱ ہے اور تجسیم کفر و ضلال عظیم ہے ۔

Marfat.com

عاشرا :- جب مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی طرف اضافت ہدایت کا اشتباہ امر ممنوع کا اشتباہ اور موجب لزوم احتراز ہے تو بالقصد اس جناب ہدایت ماب کی طرف اضافت ہدایت کس درجہ سخت ممنوع و معترض الاحتراز ہوگی یہاں مولیٰ علی کو ہادی کہنا حرام ہوگیا حالانکہ یہ احادیث صریحہ اجماع جمیع ائمہ اہلسنت و جماعت کے خلاف ہے ۔ شاید یہ عذر کیجئے کہ ہدایت بمعنی خلق کا اشتباہ موجب منع تھا اس معنی پر اضافت قصدیہ ضرور حرام بلکہ ضلال تام ہے نہ بمعنی تسبب کہ جائز و معمول اہل اسلام ہے مگر یہ وہی عذر معمول ہے جس کا ردگذر چکا ۔ یہ جب مولیٰ علی کی طرف اضافت کا اصلاً قصد ہی نہ ہو اس وقت تو بوجہ اشتراک معنی مولیٰ علی کی جانب ہدایت بمعنی خلق کی اضافت کا اشتباہ ہوتا ہے اور جب بالقصد خود حضرت مولیٰ علی ہی کی طرف اضافت مراد ہو تو وہ اشتراک معنی جاتا رہتا اور اشتباہ راہ نہیں پاتا اگر مانع اشتباہ مخلوق کا اس معنی کے لئے صالح نہ ہونا ہے تو صورت عدم قصد میں کیوں مانع نہیں اور اگر باوصف عدم صلوح اشتباہ قائم رہتا ہے تو صورت قصد میں کیوں واقع نہیں ۔

حادی عشر :- نہ صرف امیرالمومنین علی بلکہ انبیائے کرام و رسل عظام و خود حضور پرنور سید الانام علیہ و علیہم افضل الصلوۃ و التسلیم کسی کی طرف اضافت ہدایت اصلاً روانہ رہے گی کہ بوجہ احتمال معنی دوم ایہام شرک ہے اب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہادی کہنا بھی حرام ہوگیا اور یہ قرآن عظیم و صحاح احادیث و اجماع امت بلکہ ضروریات دین کے خلاف ہے ۔

ثانی عشر :- خود جناب مجیب نے اپنے فتاوے جلد سوم ص ۸۶ میں اس لزوم احتراز کا رد صریح فرما دیا اور ادعائے ایہام کا فیصلہ بول دیا ۔ فرماتے ہیں ۔

سوال :- ۔ ا عبدالنبی یا مانند آں نام نہادن درست است یانہ

جواب :- اگر اعتقاد این معنی ست کہ این کس کہ عبدالنبی نام دارد بندہ نبی است عین شرک است و اگر عبد بمعنی غلام مملوک ست آن ہم خلافواقع است و اگر مجاز عبدالنبی بمعنی مطیع و منقاد گرفتہ شود مضائقہ ندارد لیکن خلاف اولیٰ ست

Marfat.com

روی مسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لاتقولن احد کم عبدی وامتی کلکم عباد اللہ و کل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی و جاریتی وفتائی وفتاتی انتھی۔

اقول :- قطع نظر اس سے کہ یہ جواب بھی بوجوہ مخدوش ہے۔

اولاً :- عبد و بندہ میں سوا اختلاف زبان کے کوئی فرق نہیں ایک دوسرے کا پورا ترجمہ ہے عبد و بندہ دونون عربی و عجمی دونوں زبان میں الہ و خدا و مولیٰ و آقا دونوں کے مقابل بولے جاتے ہیں تو عبد بمعنی بندہ کو مطلقاً عین شرک کہہ دینا ایسا ہی ہے کہ کوئی کہے کہ عین سے مراد عین ہے تو غلط ہے اور چشمہ مقصود ہو تو صحیح حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی مثنوی شریف میں حدیث شرائے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خرید لیا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے ہمیں شریک نہ کیا۔ اس پر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا عرض کی۔

گفت مادو بندگان کوے تو

کردمش آزاد ہم بروے تو

لاجرم جو تفصیل عبد میں ہے وہی بندہ میں

ثانیاً :- عبد بمعنی بندہ و بمعنی مملوک میں یہ تفرقہ کہ اول شرک اور ثانی خلاف واقع ہے محض بے اصل وضائع ہے مملوک بھی ملک ذاتی حقیقی و ملک عطائی مجازی دونوں کو مشتمل اور اول میں قطعاً شرک حاصل اور بندہ بھی مقابل خدا و خواجہ دونوں مستعمل اور ثانی سے یقیناً زائل۔

ثالثاً :- آپ نے تو عبد بمعنی ملوک کو خلاف واقع یعنی کذب ٹھرا کر اس ارادے کو شرک سے اتار کر گناہ مانا مگر آئمہ دین و اولیائے معتمدین و علمائے مستندین قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم اجمعین اس اعتقاد کو مکمل ایمان مانتے اور اس سے خالی کو حلاوت ایمان سے بے بہرہ جانتے ہیں حضرت امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن

Marfat.com

عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف نقلا و تزکیرا پھر علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض پھر علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شرح مواہب میں شرحا و تفسیرا فرماتے ہیں

" من لم یر ولایۃ الرسول علیہ فی جمیع احوالہ ویر نفسہ فی ملکہ لا یذوق حلاوہ سنتہ "

جو ہر حال میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کا مملوک نہ جانے وہ سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حلاوت سے اصلاً خبردار نہ ہوگا۔

اربعا :۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں نقل فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ زبور شریف میں فرماتا۔

" یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک من اجل ذالک بارک علیک فتقلد السیف فان بهاء ک وحمدک الغالب (الی قولہ) الا مم یخرون تحتک کتاب حق جاء اللہ بہ من الیمن و التقد یس من جبل فاران و امتلات الارض من تحمید احمد و تقد یسہ و ملک الارض ورقاب الامم "

اے احمد ترے لبوں پر رحمت نے جوش مارا میں اسی لئے تجھے برکت دیتا ہوں تو اپنی تلوار حمائل کرکہ تری چمک اور تری تعریف ہی غالب ہے سب امتیں ترے قدموں میں گریں گی۔ سچی کتاب لایا اللہ برکت و پاکی کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے بھر گئی زمین احمد کی حمد اور اس کی پاکی بولنے سے احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا زبور پاک کے ارشاد کو بھی معاذ اللہ خلاف واقع کہا جائے گا۔

خامسا :۔ امام احمد مسند میں بطریق ابی معشر البراء ثنی صدقہ بن طیسلتہ ثنی معن نسب ثعلبتہ المازنی والحی بعد ثنی الاعشی المازنی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ

Marfat.com

بن احمد زوائد المسند میں بطریق عوف بن کھمس بن الحسن عن صدقۃ بن طیسلۃ الخ اور امام ابو جعفر طحاوی شرح معانی الاثار میں بطریق ابی معشر المذکور نحوروایتہ احمد سند او متنا اور ابن خیثمہ وابن شاھین بھذا الطریق و بغیرہ اور بغوی وابن السکن و ابن ابی عاصم بطریق الجنید بن امین بن ذروۃ بن نضلتہ بن بھصل الحرمازی عن ابیہ عن جدہ نضلتہ

حضرت اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ یہ خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے بعض اقارب کی ایک فریاد لے کر حاضر ہوئے اور اپنی منظوم عرض مسامع قدسیہ عرض کی جس کی ابتداء اس مصرع سے تھی ہے

یا مالک الناس ودیان العرب

اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا و سزا دینے والے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی فریاد بن کر شکایت رفع فرمادی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک شخص کا مالک کہنا آپ کے گمان میں معاذ اللہ کذب تھا تو تمام آدمیوں کا مالک بتانا۔

یا مالک الناس کہہ کر حضور کو ندا کرنا معاذ اللہ سنکھوں مہا سنکھوں کذب کا مجموعہ ہو گا۔

حالانکہ یہ حدیث جلیل شہادت دے رہی ہے کہ صحابی نے حضور کو مالک تمام بشر کہا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقبول و مقرر رکھا۔

سادسا :- بات یہ ہے کہ آپ کے خیال شریف میں مالک و مملوک کے یہی معنی تھے کہ زید عمرو کو تانبے کے کچھ ٹکوں یا چاندی کے چند ٹکڑوں پر خریدے جبھی تو محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مالکیت کو (خلاف واقع) فرما دیا حالانکہ یہ مالکیت سخت پوچ لچر محض بے وقعت بے قدر ہے کہ جان درکنار گوشت پوست پر

Marfat.com

بھی پوری نہیں یہی کامل ما لکیت کہ جان و جسم سب محیط اور جن و بشر سب کو شامل ہے یعنی اولی بالتصرف ہونا کہ اس کے حضور کسی کو اپنی جان کا بھی اصلاً اختیار نہ ہو یہ ما لکیت حقہ صادقہ محیط شاملہ تامہ کاملہ حضور پر نور مالک الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخلافت کبریٰ حضرت کبریا عز و علا تمام جہاں پر حاصل ہے۔

قال اللہ تعالی اولی بالمومنین من انفسھم نبی زیادہ والی و مالک و مختار ہے تمام اہل ایمان کا خود ان کی جانوں سے **وقال تبارک و تعالی ما کان لموسن ولا موسنتہ اذا اقضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرہ من انفسھم ومن یعض اللہ و رسولہ لقد ضل ضللا مبینا**

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کر دیں اللہ اور اس کے رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ اور رسول کو تو وہ صریح گمراہ ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں **انا اولی بالمومنین من انفسھم رواہ احمد والبخاری و مسلم والنسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ۔**

اگر یہ معنی ما لکیت جناب مجیب کے خیال میں ہوتے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ما لکیت کو خلاف واقع نہ جانتے اور خود اپنی جان اور سارے جہاں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملک مانتے اور اس سے زائد مرتبہ حق حقائق ہے جس کے سننے کو گوش شنوا سمجھنے کو دل بینا درکار ہے۔

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ولوق کل ذی علم علیم ولا یلقھا الا الذین صبر وا ولا یلقھا الا ذو حظ عظیم

سابعا :- حدیث صحیح مسلم محض بے محل مذکور ہوئی حدیث میں تعلیم تواضع و نفی تکبر اور آقاؤں کو ارشاد ہے کہ اپنے غلاموں کو اپنا عبد نہ کہو نہ یہ غلام بھی اپنے کو

Marfat.com

اپنے مولیٰ کا عبد یا دوسرے ان کو ان کے عبید نہ کہیں یہ ہے قرآن کہ ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرما رہا ہے۔ آیت عنقریب گذری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ **لیس علی المسلم فی عبدہ و لافرسہ صدقتہ** مسلمان پر اپنے عبد اور اپنے گھوڑے میں زکواۃ نہیں رواہ احمد **والستہ** عن ابی ہریرہ فقہ کا محاورہ عامہ دائمہ صدر اول سے آج تک مستمرہ ہے۔

۲ - **اعتق** عبدہ دبر عبدہ خود مولوی مجیب صاحب اپنے رسالہ نفع المفتی مسائل متعلقہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔ **ان اذن المولی عبدہ لہا یتخیر** وہیں ہے **وللمولی منع عبدہ** عجب ہے کہ زید و عمر بلکہ کسی کافر مشرک کے غلام کو اس کا عبد کہنے پر حدیث وارد نہ ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کو ان کا عبد کہنے پر معترض ہو اور سنئے تو سہی امام ابو حذیفہ اسحٰق بن بشر فتوح الشام اور حسن بن بشران اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے راوی کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں بر سر منبر فرمایا **قد کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنت عبدہ و خادمہ**۔

میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باگاہ میں تھا تو میں حضور کا عبد تھا حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتی تھا۔

نیز ابن بشران امالی اور ابو احمد دہقان جزء حدیثی اور ابن عساکر تاریخ دمشق اور لالکائی کتاب السنہ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ سے راوی جب امیرالمومنین حضرت عمر خلیفہ ہوئے منبر اطہر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھڑے ہوکر خطبہ فرمایا حمد و درود کے بعد فرمایا **ایہا الناس انی قد عملت انکم کنتم تو نسون منی شدۃ وغلظتہ و ذالک انی کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنت عبدہ وخادمہ** لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا عبد حضور کا بندہ اور حضور کا خدمت گزار تھا۔ الحدیث۔

Marfat.com

اب تو ظاہر ہوا کہ مسلم کو اس محل سے اصلا تعلق نہیں ذرا وہابی صاحب بھی اتنا سن رکھیں کہ یہ حدیث نفیس جس میں امیرالمومنین نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو عبدالنبی ۔ عبدل الرسول ۔ عبدالمصطفیٰ کہہ رہے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مجمع عام زیر منبر حاضر ہے سب سنتے اور قبول کر رہے ہیں ۔

جناب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے بھی **ازالتہ الخفاء** میں بحوالہ ابو حذیفہ و کتاب **مستطاب الریاض النضرہ** فی مناقب الشعرہ استنادا ذکر کی اور مقرر رکھی امیرالمومنین کو بجرم ترویج تراویح معاذ اللہ گمراہ بدعتی لکھ دیا یا یہاں عیاذ باللہ مشرک کہہ دیجئے ۔ اور آپ کے اصول مذہب نا مذہب پر ضرور کہنا پڑے گا مگر صاجبو ! ذرا سوچ سمجھ کر کہ شاہ ولی اللہ صاحب کا امن بھی اسی پتھر کے تلے دبا ہے ۔

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

ولاحول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم خیر بات دور پہنچی لفظ عبد و بندہ کی تحقیق تام و تفصیل احکام فقیر کی کتاب مجیر معظم شرح اکسیر اعظم میں ملاحظہ ہو ۔

یہاں یہ گزارش کرنی ہے کہ مولوی مجیب صاحب کے اس فتویٰ نے اس ادعائے ایہام کا کام تمام کردیا عبدالنبی میں جناب کے نزدیک تین احتمال تھے ۔ ایک شرک ۔ ایک کذب ۔ ایک صحیح تو ناجائز احتمال جائز سے دونے تھے با ایں ہمہ اس کا صرف خلاف اولیٰ فرمایا جو ممالغت و کراہت تحریمی درکنار کراہت تنزیہی کو بھی مستلزم نہیں ہر مستحب کا خلاف ترک اولیٰ ہے ۔ مگر مطلقاً مکروہ تنزیہی نہیں ردالمختار میں بحر الرائق سے ہے ۔ **لایلزم من ترک المستحب ثبوت الکراہتہ اذ لابد لہا من دلیل خاص** اسی میں تحریر الاصول سے ہے خلاف اولیٰ مالیس **فیہ صیغتہ نہی کترک صلواہ الضحی بخلاف مکروہ تنزیہا** تو ہدایت علی جس میں چار احتمالوں سے صرف ایک باطل ہے ۔ یعنی جائز احتمالات ناجائز سے تگنے ہیں یہ کس طرح خلاف اولیٰ درکنار مکروہ

Marfat.com

تنزیہی سے بھی گزر کر لازم **الاحتراز** ہوگیا اربعہ کے حساب سے تو اسے خلاف اولٰی کا نصف بھی نہ ہونا چاہیئے تھا بلکہ صرف ۴ / ۳ یعنی مباح مساوی طرفین سے اگر سیر بھر دوری پر خلاف اولٰی کہا جائے تو ہدایت علی میں صرف ڈیڑھ پاؤ ہوگئی اس لیے ۳ / ۱۲ ۴ / ۱ مجہول پس ۴ / ۱ ۔ ۳ / ۲ ۔ ۸ / ۲ خیر یہ حساب تو ایک **تطیب قلوب** ناظرین تھا حق یہ ہے کہ ہدایت علی میں اصلاً کوئی وجہ کراہت تنزیہی کی بھی نہیں لزوم احتراز تو بڑی چیز ہے اور فی الواقع ہر ادنیٰ عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ عبدالنبی سے ہدایت علی کو نسبت ہی کیا ہے ۔ جب وہ صرف خلاف اولٰی ہے تو اسے خلاف اولٰی کہنا بھی محض بے جا ہے ۔ کلام یہاں کثیر ہے اور جس قدر مذکور ہوا طالب حق کے لئے کافی ۔ **واللہ یقول الحق ویہدی السبیل واللہ سبحانہ و تعالٰی اعلم ۔**

کتبہ :- عبدہ المذنب احمد رضا ۔ رضا البریلوی عفی عنہ
بحمہ المصطفٰے النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
محمدی سنی حنفی قادری ۱ ۰ ۳ ۱ ھ
عبدالمصطفٰے احمد رضا خان

تمت

Marfat.com

۱۔ ادعائے نبوت الخ یعنی جس کا نام محمد نبی ۔ احمد نبی ۔ نبی احمد ہوتا ہے وہ یا جس نے یہ نام رکھے ہیں وہ اس کا دعویٰ نہیں کرتے کہ جن کے یہ نام ہیں وہ حقیقت میں نبی ہیں ورنہ اس کے کفر میں کوئی شبہ نہ رہتا ۔

۲ ۔ قولہ ضرور ۔ اس لئے کہ نبی کے معنی عرف اور شرع میں اس ذات کے ہیں جو منصب نبوت پر فائز ہو ۔

۳ ۔ قولہ اعلام ۔ جمع ہے علم کی ۔ معنی خاص نام ۔

۴ ۔ قولہ معنی اول ۔ اس سے مراد وہ معنی ہے جو نام رکھنے سے پہلے اسی لفظ سے سمجھا جاتا تھا ۔ جیسے کسی کا نام عبداللہ ہے تو عبد اللہ سے اس شخص کی ذات مراد ہوتی ہے لیکن نام رکھنے سے پہلے عبداللہ کے معنی تھے کے " اللہ کا بندہ " یہ معنی اول ہوا ۔ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ اگر کوئی یہ کہے کہ جب محمد نبی ایک شخص کا نام ہوگیا اب اس سے کیا تعلق کہ پہلے اس لفظ کے کیا معنی تھے ۔ یہ غلط ہے ازروئے شرع بھی ازروئے عرف بھی ورنہ اس کی کیا وجہ کہ کوئی اپنے کسی عزیز کا نام خاتم النبیین نہیں رکھتا اسی وجہ سے نہ کہ خاتم النبیین کا معنی ایسا ہے جو خاص ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوسرے کو کہنا کفر ہے ۔ اگر ناموں میں معنی اول ملحوظ نہ ہوتا تو چاہئے کہ لوگ خاتم النبیین بھی نام رکھیں ۔ یونہی کوئی شیطان ' خبیث نام نہیں رکھتا کیوں اسی وجہ سے نہ کہ ان کے معنی بہت خراب و ناپسندیدہ ہیں اور اگر ایسا ہوتا کہ ناموں میں معنی اول کا لحاظ ایک دم سے نہ ہوتا تو چاہئے تھا کہ لوگ شیطان خبیث بھی نام رکھتے ۔

۱۔ قولہ اصلی معنی ۔ نام رکھنے سے پہلے جس معنی میں وہ لفظ مستعمل تھا ۔ (امجدی)

۲ ۔ قولہ عاصی الخ عاصی معنی نافرمان ۔ گنہگار ۔ عزیز ۔ ایسا بادشاہ جو کسی سے مغلوب و عاجز نہ ہوسکے جس کے مثل کوئی نہ ہو اللہ پاک کا نام ہے " عتلہ " غلظت و سختی ۔

Marfat.com

شیطان ۔ نافرمان سرکش ۔ الحکم فیصلہ کرنے والا حاکم ۔ غراب کوا ۔ حباب عربی میں مار کے فتح کے ساتھ ۔ بلبلہ شیطان کا نام بھی ہے ۔ شہاب ۔ آگ کی چمک لو ٹوٹا ہوا تارہ

۴ ۔ اصرم کے معنی وہ جس کے دونوں کان کے کنارے کٹے ہوں ۔ زرعہ ۔ بچ چکور کا بچہ ۔

ا ۔ روی اشھب ، اشہب امام مالک سے روایت کرتے ہیں کوئی یٰسین نام نہ رکھے اس لئے کہ یہ اللہ عزو جل کا نام ہے اور یہ عمدہ بات ہے اور یہ اس بنا پر ہے کہ ایسے اسماء باری تعالیٰ کے ساتھ رکھنا جائز ہے جن کا نام کسی معنی کے اعتبار سے بندے پر اطلاق درست ہو ۔ جیسے عالم قادر ۔ (اور ایسے اسماء حسنیٰ جن کا بندے پر کسی طرح اطلاق جائز نہ ہو ۔ ان کے ساتھ رکھنا جائز نہیں رحمٰن قدوس قیوم ۔ صمد وغیرہ عبدالرحمٰن ۔ عبدالقدوس نام جن کا ہے انہیں صرف رحمٰن قدوس کہنا جائز نہیں ۔ یوں ہی ان کی تصغیر سخت حرام مثلاً عبدالرحمٰن کو عبدالرحمنوا کہنا کہ یہ حقیقت میں اسم جلالت کی تصغیر ہوئی) امام مالک رضی اللہ عنہ نے "یٰسین" نام رکھنے سے اس لئے منع فرمایا ہے کہ ان اسماء میں سے ہے جس کے معنی معلوم نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کا معنی ایسا ہو جو اللہ عزو جل کے ساتھ خاص ہو ۔ اس بنا پر یہ نام رکھنے پر اقدام مناسب نہیں ۔ اس میں خطرہ ہے یہ علت اس سے منع کی حقیقی ہوئی ۔

ا ۔ قولہ قدکان الخ مجھ پر بھی یہ (یس) نام رکھنے کی ممانعت بعینہ اسی علت کی وجہ سے ظاہر ہوئی مگر یہ دیکھتے ہوئے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور اس کا معنی معلوم نہیں ۔ شاید اس کا معنی ایسا ہو کہ حضور سید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ پر اس کا صدق صحیح نہ ہو ۔ امید ہے کہ یہ علت پہلی علت سے بہتر ہو اس لئے کہ یٰسین کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہونا زیادہ ظاہر اور زیادہ مشہور ہے ۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اس کا کوئی ایسا معنی نہیں جو اللہ عزو جل کے ساتھ خاص

Marfat.com

ہو۔

۱۔ قول البیان۔ کسی کا طٰہٰ نام رکھنا بھی جائز نہیں اس لئے کہ یہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور اس کا معنی معلوم نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کا ایسا معنی ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر پر صادق نہ ہو۔

۱۔ قولہ بعض۔ برے ناموں۔ امام بخاری سعید بن مسیب رحمتہ اللہ علیہ سے راوی ہیں کہ میرے دادا "حزن" خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تیرا نام کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ حزن۔ فرمایا نہیں تو سہل ہے انہوں نے کہا میرے باپ نے میرا جو نام رکھا ہے اس کو میں نہیں بدلوں گا ابن مسیب فرماتے ہیں ہم میں ہمیشہ سختی رہی۔ حزن معنی سخت زمین۔ سہل معنی نرم زمین۔

۲۔ نسال۔ ہم سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا اے اللہ اے قوت والے اے قدرت والے اے رحمت والے اے مہربانی کرنے والے اے غالب اے بخشنے والے درود نازل کر سلام بھیج اور برکت دے ہمارے سردار ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر اور ہم کو اپنے دین حق پر ثابت رکھ جسے تو نے اپنے انبیاء اور رسولوں اور فرشتوں کے لئے پسند فرمایا یہاں تک کہ ہم تجھ سے ملیں اور ہمیں بلا اور مصیبت اور فتنے سے عافیت دے جو ظاہر ہوں جو چھپے ہوں اور درود نازل کر سلام بھیج اور برکت دے ہمارے سردار محمد اور ان کی سب آل پر ہماری عاجزی اور محتاجی پر رحم فرما ان کے صدقے میں اے تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان میری دعا قبول کر درود سلام ہو شفاعت کرنے والے کریم پر اور ان کی آل اور اصحاب سب پر اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

ہمارے آقا محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر۔ اور

Marfat.com

ہم کو اپنے دین حق پر ثابت رکھ جسے تونے اپنے انبیاء اور رسولوں اور فرشتوں کے لئے پسند فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم تجھ سے ملیں۔ اور ہمیں بلا مصیبت اور فتنے سے عافیت دے جو ظاہر ہوں جو چھپے ہوں۔ اور درود نازل کر سلام بھیج اور برکت دے ہمارے سردار محمد اور ان کی سب آل پر ہماری عاجزی اور محتاجی پر رحم فرما ان کے صدقے میں اے تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان میری دعا قبول کر درود سلام ہو شفاعت کرنے والے کریم پر اور ان کی آل اور اصحاب سب پر۔ اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

۱۔ گستاخی الخ۔ مثلاً بعض کا نام مصیبت ہوتا ہے گھورا ہوتا ہے ان کے ساتھ نام نامی ملانا کتنا قبیح ہے۔ ۱۲'

۲۔ نام پاک الخ مثلاً کلب علی کے ساتھ محمد ملایا تو ترجمہ ہوا محمد علی کا کتا ہے۔ العیاذ باللہ

۳۔ الھم الخ اے اللہ اچھا ادب عطا فرما غضب کے اسباب سے بچا۔

۱۔ مستحب ہے۔ امام بخاری ابووہب جیشمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **تسموا باسماء الانبیاء** ۔ انبیاء کے ناموں پر نام رکھو۔

۲۔ **قولہ ولا تکنوا الخ** میری کنیت نہ رکھو۔ نام پر نام رکھنا اور کنیت مقدسہ (ابوالقاسم) کا جمع نہ کرنا حیات اقدس کے ساتھ خاص تھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حضور اقدس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازوریں تھے کہ کسی نے پکارا۔ اے ابو القاسم۔ حضور نے اس کی طرف دیکھا تو اس گستاخ نے کہا میں تو دوسرے کو بلا رہا تھا۔ تو حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میرا نام رکھو میری کنیت نہ رکھو مشکوا ۃ ۴۰۷ بعد وصال اس کی اجازت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے درخواست کی حضور بتائیں اگر حضور کے بعد میرے کوئی لڑکا پیدا ہو تو آنحضور کے نام پر اس کا نام

Marfat.com

اور حضور کی کنیت پر اسی کی کنیت رکھوں۔ فرمایا۔ اجازت ہے ؎ مشکواۃ ۴۰۷ چنانچہ محمد بن حنیفہ پیدا ہوئے تو ان کا نام محمد رکھا اور کنیت ابو القاسم۔

۱۔ قولہ سیدؔ احمد الخ۔ ان کے کفریات قطعیہ صریحہ دیکھنا ہو تو ان کی تفسیر القرآن کا مطالعہ کریں۔ وحی فرشتے جنت دوزخ کا ان کا صریح اور قرآن مجید کے آیات کی ملحدانہ تاویل جگہ جگہ ملے گی۔ ۱۲'

۱۔ قولہ مامن الخ جس دسترخوان پر وہ موجود ہوں جس کے نام احمد یا محمد ہوں وہ جگہ روزانہ دو مرتبہ مقدس کی جائے۔ ۱۲'

۱۔ پانچ الخ ان میں دو صاحبزادگان ہیں۔ شہزادہ اکبر حضرت حجتہ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ ان کی ولادت ۱۲۹۲ھ میں ہے۔ نام نامی محمد کے عدد بھی ۹۲ ہیں اس طرح تاریخی نام بھی ہوا وصال شب سہ شنبہ بوقت ساڑھے گیارہ بجے ۱۸ جمادی الاولی ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۴۳ء۔ دولت کدہ پر ہوا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے پہلو میں جانب غرب مدفون ہیں۔ شہزادہ اصغر حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۸۹۲ء مطابق ۱۳۱۱ھ میں ہوئی حضرت کا نام بھی محمد تاریخی ہوا۔

۲۔ قولہ سلمہم الخ عزوجل ان سب کو سلامت با عافیت رکھے اور درجات کمال تک پہنچائے۔ محمد شریف الحق گھوسوی۔

۳۔ قولہ جعلہم الخ اللہ عزوجل ان سب کو ہمارے لئے اجر اور اندوختہ اور میر سامان بنائے نام محمد کی اپنی بارگاہ میں عزت کے طفیل۔ ۱۲'

۱۔ ولکن الخ۔ لیکن یہ کہے میرا غلام میری باندی میرا خادم میری خادمہ جناب باری عزاسمہ کے ادب کی رعایت کی بنا پر اس لئے کہ عبداللہ اور امتہ اللہ کہا جاتا ہے غلام

Marfat.com

اللہ جاریتہ اللہ ۔ فتی اللہ نہیں کہا جاتا اور فتاۃ اللہ بھی نہیں کہا جاتا ۔

۱ ۔ قولہ ولکن الخ لیکن یہ کہے میرا غلام ۔ میری باندی ۔ میرا خادم ۔ میری خادمہ جناب باری عزاسمہ کے ادب کی رعایت کی بنا پر اس لئے کہ عبداللہ اور امتہ اللہ کہا جاتا ہے غلام اللہ ۔ جاریتہ اللہ فتی اللہ فتاۃ اللہ نہیں کہا جاتا ۔

۲ ۔ متصور الخ غلام مصطفیٰ اہل سنت اپنے بچوں کا نام رکھتے ہیں ۔ وہابی اس کو ناجائز اور شرک جانتے ہوئے چڑتے ہیں اس کی ضد میں بچوں کا نام غلام اللہ رکھتے ہیں جو ممنوع ہے ۔ ۱۲

۱ ۔ کسے نام الخ کسی کا نام ہدایت علی تھا ۔ اسماء شرکیہ کے ساتھ وہم پیدا ہوجانے کی وجہ سے ہدایت العلی رکھا ۔ ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا ۔ لفظ ہدایت دو معنوں میں مشترک ہے یک راستہ دکھانا ۔ دوسرے مطلوب تک پہنچانا ۔ یوں ہی لفظ علی الف لام کے بغیر بھی مشترک ہے ۔ اسماء الہیہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے درمیان مجیب نے جواب دیا ۔ یہ میری تائید ہے کیونکہ جب لفظ ہدایت اور علی دو معنوں کے مابین مشترک ہے تو چار احتمال ہوتے ہیں اول ہدایت سے اراۃ الطریق راستہ دکھانا اور علی سے اللہ عزوجل ۔ دوسرے ہدایت سے مطلوب تک پہنچانا اور علی سے اللہ عزوجل ۔ تیسرے ہدایت سے راستہ دکھانا اور اور علی سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۔ چوتھے ہدایت سے مطلوب تک پہنچانا اور علی سے حضرت علی تین سے پہلے والے احتمال ممالغت شرعیہ سے خالی ہیں البتہ چوتھا ممنوعیت سے خالی نہیں ان ناموں سے معلوم ہوتا ہے جو شرک ہیں لہٰذا جو نام اسماء شرکیہ و اسماء غیر شرکیہ میں دائر ہوا اس سے بچنا ضروری ہے بلکہ واجب ہے اور اگر کوئی ہدایت علی پر قیاس کر کے عبداللہ پر شرک ثابت کرے یا علی کہنے سے منع کرے اس کا قیاس صحیح ہے یا نہیں بیان کرو اجر پاؤ گے ۔ بقیہ ص ۲۹ پر جواب از مولوی عبدالحیٔ ہوالمصوب جو لفظ علی اسمائے الٰہیہ سے ہے اس پر تعظیم کے لئے الف لام زائد کیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ الفضل اور

Marfat.com

النعمان وغیرہ میں اور حضرت مرتضٰی کے نام علی پر داخل نہیں ہوتا ۔ اس بناء پر ہدایت العلی نام رکھنا ہدایت علی سے زیادہ بہتر ہے ۔ اس لئے کہ ہدایت العلی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ہدایت کی اضافت کا اشتباہ نہیں اور ہدایت علی میں باعتبار استعمال لفظ ہدیات اور لفظ علی کے مشترک ہونے کی وجہ سے امر ممنوع کا اشتباہ موجود ہے اور جو نام غیر مشروع مضمون کا وہم پیدا کرے اس سے بچنا لازم ہے ۔ اسی وجہ سے علماء نے عبدالنبی نام رکھنے سے منع کیا ہے عبداللہ وغیرہ میں غیر مشروغ کا ایہام نہیں ۔ یوں ہی یاعلی لکھنے میں کوئی جھگڑا نہیں ۔ اگر پروردگار کو ندا کرنا مقصود ہو ۔

حررہ ابوالحسنات عبدالحیٔ ۔

۱ ۔ یتساوک الخ کمزوری کی وجہ سے لڑکھڑا کر چلتا ہے بلکہ ٹھٹھا کے برابر ہے یعنی مولوی صاحب چوک گئے اور ایسی بات لکھ گئے کہ ہنسی آتی ہے ۔ ۱۲'

۱ ۔ قولہ الایہام الخ ایہام کے معنی یہ ہیں کہ کوئی ایسا لفظ بولا جائے جس کے دو معنی ہوں قریب اور بعید اور معنی بعید مراد لیا جائے ۔

۲ ۔ قولہ الایہام ویقال الخ ایہام کو تخیل بھی کہا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی ایسا لفظ بولا جائے جس کے دو معنی ہوں قریب اور غریب (جو اس لفظ سے کم مراد لیا جاتا ہو) جب کوئی وہ لفظ سنے تو اس کی سمجھ میں قریب معنی بلا تکلف آئے اور بولنے والے کی مراد غریب معنی ہو ۔ اکثر متشابہات اسی قبیل سے ہیں اسی سے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے اور آسمان اس کے داہنے ید قدرت میں لپٹے ہوئے ہیں ۔

۱ ۔ قولہ جد الخ جد کے معنی بزرگی کے بھی ہیں اور دادا کے ۔ وتعالی جدک میں جد کے معنی بزرگی کے ہیں تیری شان بزرگ برتر ہے ۔ تیری بزرگی بلند و بالا ہے ۔ مگر جب جد کے معنی دادا کے بھی ہیں اور عرف میں زیادہ یہی مستعمل تو بقول مولوی صاحب

Marfat.com

ا۔ قولہ تجسیم الخ۔ جسم والا ہونے کا وہم پیدا کرنا۔ یعنی جب مصوب کے معنی سر جھکانے والے کے بھی ہیں تو باری تعالیٰ کو مصوب کہنے میں یہ ایہام ہے کہ باری تعالیٰ کے لئے سر ہے اور سر جسم کا جز تو یہ ایہام ہوا کہ باری تعالیٰ جسم والا ہے ۔ ۱۲ ۔

ا۔ سوال۔ عبدالنبی اور اس کے مانند نام رکھنا درست ہے یا نہیں۔ جواب (مولوی عبدالحیٔ) اگر اعتقاد اس معنی کا ہے کہ جو شخص عبدالنبی نام رکھتا ہے نبی کا بندہ ہے۔ تو عین شرک ہے۔ اگر عبد بمعنی مملوک غلام کے ہے تو یہ بھی خلاف واقع ہے اور اگر مجازا تابعدار فرمانبردار کے ہے تو مضائقہ نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کوئی یہ نہ کہے میرا عبد میری امت تم سب اللہ کے بندے اور ہر عورت اللہ کی باندی ہے لیکن میرا غلام میری لونڈی میرا خادم میری خادمہ کہے (اس کی توجیہ سابقا میں دیکھئے) ۱۲

ا۔ قولہ گفت۔ صدیق اکبر نے عرض کیا ہم دونوں حضور کی گلی کے بندے (غلام) ہیں اس کو آپ کے روئے انور پر (نچھاور کرتے ہوئے) آزاد کر دیا۔ ۱۲

ا۔ قولہ اولیٰ۔ میں مومنین کا خودان سے زیادہ والی مالک مختار ہوں اولیٰ اسم تفضیل ہے ولی کا اس کا مصدر ولایہ اور ولیا ہے اس کے معنی ہیں قریب ہونا۔ والی ہونا۔ متصرف ہونا۔ محبت کرنا۔ تفسیر کا یہ قاعدہ مسلم ہے القرآن لہ وجوہ وھو حجۃ بکل وجہ مالم تتنافی۔ قرآن کے متعدد معانی ہیں او وہ ہر معنی کے اعتبار سے حجت ہے جب تک کہ وہ معانی آپس میں منافی نہ ہوں۔ اس لئے کہ آیت کریمہ اور اس حدیث میں اولیٰ کے معنی زیادہ قریب زیادہ والی دونوں درست ہے۔

ا۔ قولہ وما اوتیتم الخ۔ اور تمہیں تھوڑا ہی علم دیا گیا ہر علم والے کے اوپر علم

Marfat.com

۲ - قولہ دوسرا الخ - یعنی علی سے مراد حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ ہوں - ۱۲ '

ا - قولہ فی التاتارخیانیہ تاتارخانیہ میں - سراجیہ سے ہے کہ جو نام کتاب اللہ میں ہیں ان پر نام رکھنا جائز ہے جیسے العلی - الرشید - الکبیر - البدیع اسی کے مثل منح الغفار میں بھی سراجیہ سے ہے اس سے ظاہر ہے کہ علی - کبیر - رشید - بدیع نام رکھنا جائز ہے اگر یہ الف لام کے ساتھ ہو (وجہ ظہور یہ ہے کہ عبادت میں موت بالام ہی ذکر کیا ہے)

ا - قولہ فطاح الخ - تفرقہ اڑ گیا - جھگڑے سے راحت ملی - ۱۲ '

ا - وسیلہ الخ - یعنی ہدایت علی میں جب ہدایت سے مراد لیا سبب ہدایت اور علی باری تعالٰی مراد لیا - تو معنی یہ ہوئے کہ اللہ عزوجل ہدایت کا سبب و وسیلہ ہے تو لازم آیا کہ مسبب الاسباب اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی امر ہو - سبب سے مسبب الاسباب کا افضل و اعلٰی ہونا ضروری تو اس تقریر پر لازم آیا کہ اللہ عزوجل سے بھی بڑھ کر کوئی اعلٰی و افضل ہے اور یہ شرک بھی بدتر -

۲ - قولہ مشترکہ الخ - یعنی ایسے افعال جن کا اطلاق باری تعالٰی پر بھی ہوتا ہے اور بندوں پر بھی جیسے احسان - انعام وغیرہ -

ا - انبت الربیع البقل الخ - موسم بہار نے سبزہ اگایا - زمانے نے میرے خلاف فیصلہ کیا -

۲ - قولہ توقیفیہ الخ - یعنی قرآن و حدیث میں جو اسما وارد ہیں انہیں کا اطلاق باری تعالٰی پر درست ہے اور جو قرآن و حدیث میں نہیں آئے ہیں ان کا اطلاق نہیں کرنا چاہئے جیسے حاضر و ناظر چونکہ قرآن و حدیث میں باری تعالٰی کے لئے وارد نہیں اس لئے باری تعالٰی کو حاضر و ناظر کہنا منع ہے - شہید و بصیر کہنا چاہئے - ۱۲ '

Marfat.com

کے یہاں ایہام شرک بہ نسبت ہدایت علی کے بہت زائد ہے تو لازم کہ تعالیٰ جدک پڑھنا بھی ممنوع ہو۔

۲۔ قولہ تبادر الخ۔ یعنی ایک معنی کا اول لحہ ذہن میں آنا۔ اور دوسرے معنی کا بدیر۔ ۱۲'

۱۔ قولہ بالذات الخ۔ یعنی بغیر کسی کی عطا کئے اس ذات کے لئے علو ثابت ہو جو ہر قسم کی اضافتوں سے فترہ ہو۔

۲۔ اسے ایک جاہل بھی نہیں کہہ سکتا چہ جائے کہ ایک فاضل یہ بات کہے۔ ۱۲'

۱۔ قولہ جاز التسمیۃ الخ علی۔ رشید وغیرہ ایسے نام رکھنے جائز ہیں جو اللہ عزوجل اور بندوں میں لفظاً مشترک ہوں۔ ہمارے حق میں وہ معنی نہیں لئے جائیں گے جو اللہ عزوجل کے حق میں لئے جاتے ہیں یعنی باری تعالیٰ کے نام میں ہر وصف سے مراد حقیقت ذاتی قدیم واجب مستقل نام ہوگا اور ہمارے نام میں عطائی اضافی حادث ممکن ناقص مراد ہوگا۔

۲۔ قولہ بنالت۔ ذکاوت۔ ۱۲'

۱۔ وانکحوا الخ۔ اپنی بیواؤں اور اپنے نیک غلاموں اور باندیوں کا نکاح کرو۔

۲۔ قولہ تخرج الخ۔ زندہ مردے سے نکالتا ہے یعنی بے جان نطفے سے جاندار پیدا کرتا ہے۔

۳۔ قولہ حضرت۔ اہ فاضل مجیب مولوی عبدالحئی کے والد ماجد ناظرین اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا اپنے معاصر علماء کے فضل و کمال کا اعتراف دیکھیں۔ ۱۲'

۱۔ قولہ عادم الجواز الخ۔ ناجائز جس سے بچنا لازم۔ ۱۲ د۔

Marfat.com

Marfat.com

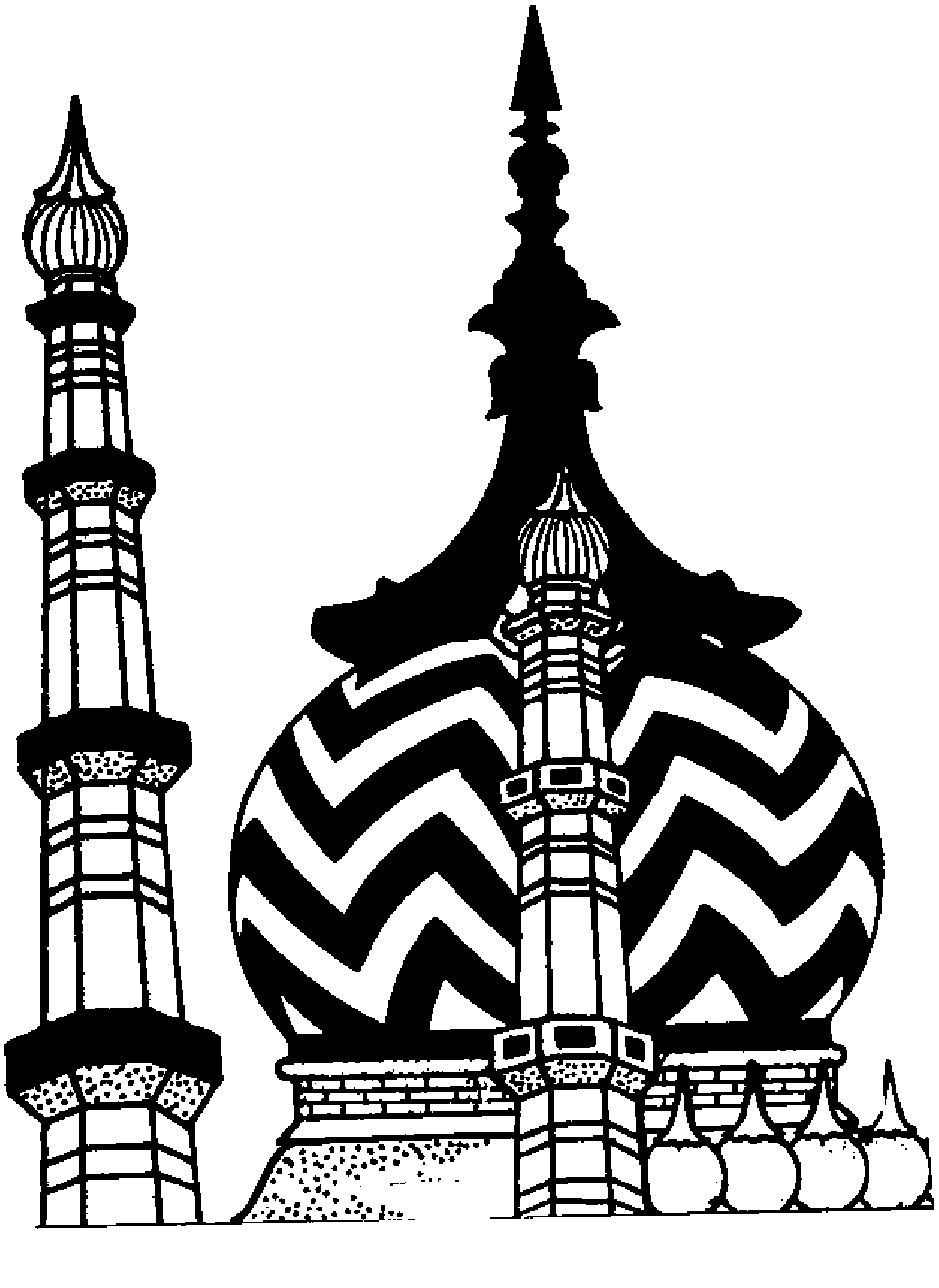

Marfat.com

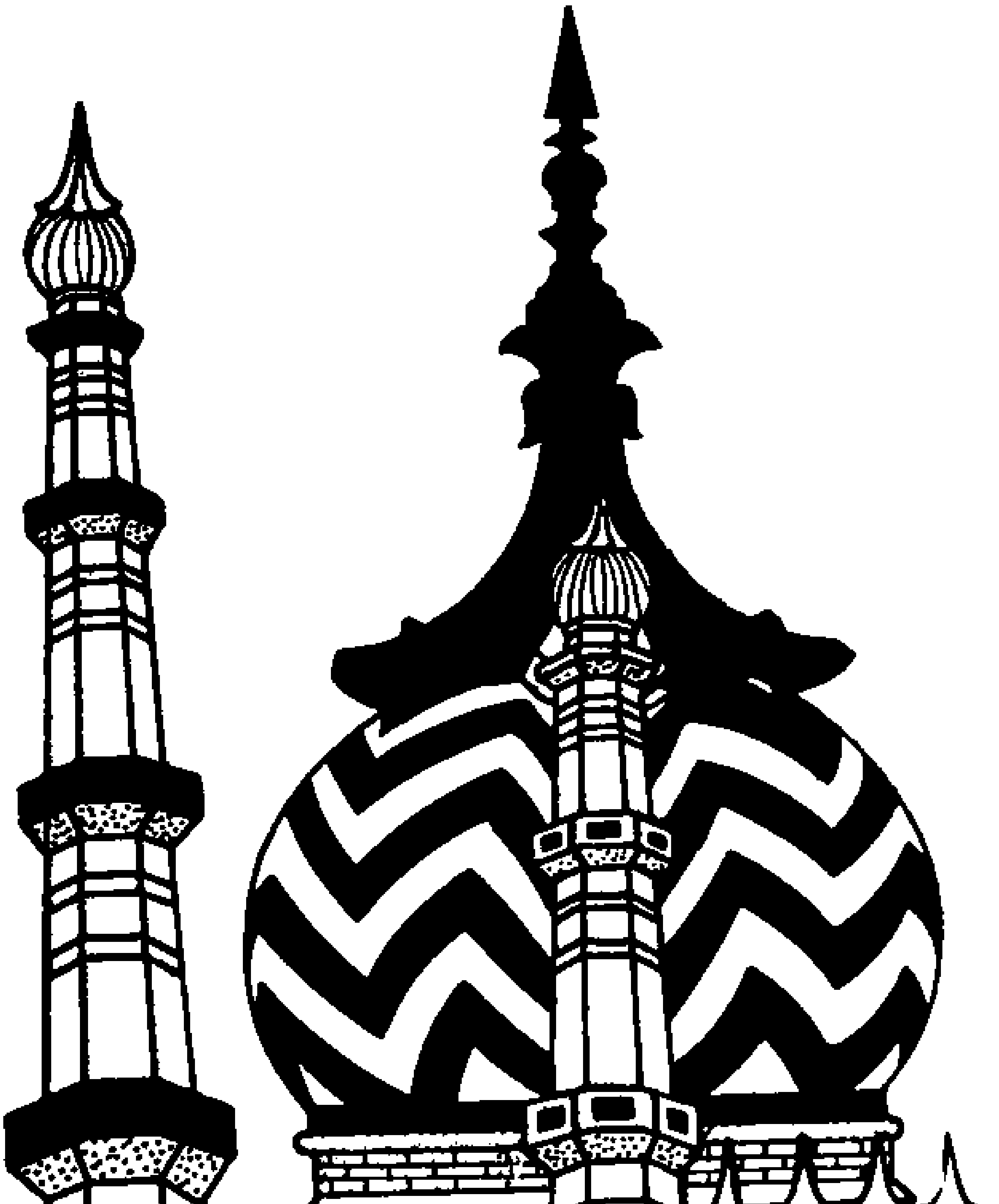

Marfat.com